

38867 - جہالت کی بنا پر حالت حیض میں روزے رکھ لیے اسے کیا کرنا چاہیے ؟

سوال

میں نے مکمل رمضان کے روزے رکھے اور مجھے یہ علم نہیں تھا کہ ماہواری کی حالت میں روزے نہیں رکھے جاتے ، اور نہ ہی یہ علم تھا کہ بعد میں ان کی قضاء واجب ہے ، میں ان ایام کی قضاء کرنا چاہتی ہوں اور پردن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا بھی کھلانا چاہتی ہوں ، لیکن مجھے مساکین کی تحدید کے بارہ میں علم نہیں تا کہ میں انہیں کھانا کھلا سکوں ۔

تو کیا کسی کو بھی یہ کھانا دینا جائز ہے مثلاً یتیم وغیرہ کو ، اور مصری کرنسی کے مطابق پردن کا کفارہ کتنا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

علماء کرام کا اجماع ہے کہ حائضہ عورت پر روزے واجب نہیں ہیں اور اگر وہ رکھ بھی لے تو اس کا روزہ صحیح نہیں ہوگا ، اور ماہواری کی بنا پر رمضان المبارک کے چھوڑے ہوئے روزوں کی اس پر قضاء کرنی واجب ہے ، آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (33594) کے جواب کا مطالعہ کریں ۔

اس لیے آپ پر واجب ہے کہ آپ ان ایام کی قضاء کریں اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے اپنی اس کوتاہی اور لاعلمی سے توبہ بھی کریں جس نے آپ کو اس حرام فعل کے ارتکاب تک پہنچایا ۔

جب آپ ان روزوں کی قضاء اسی سال میں دوسرا رمضان آنے سے پہلے پہلے ادا کریں تو پھر آپ پر کفارہ نہیں بلکہ صرف قضاء ہے ۔

لیکن اگر آپ نے ان کی قضاء بغیر کسی عذر کے مؤخر کردی حتیٰ کہ دوسرا رمضان بھی شروع ہو گیا تو اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ آیا قضاء کے ساتھ کفارہ بھی ادا کرنا ہوگا یا نہیں ؟

سوال نمبر (26865) کے جواب میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ کھانا کھلانا واجب نہیں ہے ، آپ تفصیل کے لیے اس کا مطالعہ کریں ۔

اور اگر آپ احتیاط کرنا چاہتی ہیں تو پھر بہتر ہے کہ قضاء کے ساتھ کھانا بھی کھلا دیں ۔

کفارہ یا کھانا کھلانے سے مراد یہ ہے کہ آپ یوم کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائیں جو کہ مقامی غذا کا نصف صاع بنتی ہے مثلاً اگر کوئی چاول کھاتا ہے تو وہ نصف صاع چاول اور کھجور کھانے والا نصف صاع کھجور مسکین کو ادا کرے گا ، شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ نے نصف صاع کا وزن تقریباً ڈیڑھ کلو چاول نکالا ہے ۔

دیکھیں فتاویٰ رمضان صفحہ نمبر (545)

جمہور علماء کرام کہتے ہیں کہ روزوں میں فدیہ کی قیمت ادا کرنے سے فدیہ ادا نہیں ہوتا ، اس لیے آپ کے لیے جائز نہیں کہ آپ اس کے بدلے میں پیسے ادا کریں بلکہ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ مساکین کے لیے کھانا دینا ہوگا ۔

مستقل فتویٰ کمیٹی (اللجنة الدائمة) سے ایسے شخص کے بارہ میں سوال کیا گیا جو کہ بوڑھا ہونے کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا تھا تو کمیٹی کا جواب تھا :

جب تک آپ روزہ رکھنے سے عاجز ہیں آپ کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے ، اور اس کے بدلہ میں آپ ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلائیں ، اور یہ بھی جائز ہے کہ آپ سب دنوں کا اکٹھا بھی کھلا سکتے ہیں ، اور یہ بھی جائز ہے کہ آپ مختلف مساکین کو بھی دے سکتے ہیں ۔

اس لیے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

اللہ تعالیٰ نے تم پر دین میں کوئی تنگی اور حرج نہیں رکھا الحج (78)

لیکن کھانے کے بدلے میں پیسے ادا کرنے کافی نہیں ہیں ۔ ا ہ

دیکھیں فتاویٰ اللجنة الدائمة (163 / 10) ۔

آپ کے لیے یہ بھی جائز ہے کہ آپ کسی خیراتی تنظیم یا پھر کسی معروف اور ثقہ امام مسجد کو رقم ادا کریں جو آپ کی طرف سے کھانا خرید کر مساکین پر تقسیم کرے ، اور آج کل تو مساکین بہت زیادہ ہیں ۔

آپ یہ بھی کر سکتی ہیں کہ جتنے روزے آپ کے ذمہ ہیں اس کے حساب سے کھانا تیار کر کے مساکین کو کھلا دیں ۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

جب کوئی بوڑھا روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھے تو اسے وہ کھانا کھلائے ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بوڑھے ہونے کے بعد جب ان میں روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں تھی تو انہوں نے ایک یا دو برس ہر مسکین پر دن گوشت اور روٹی

كهلآئى تهى اورخود روزه نهى ركهآ تهآ - آه

اورىه كفاره ىتيموى كو بهى دىآ جاسكآ هى لىكن شرط ىه هى كه اكر وه فقراء مى شامل هوتى هوى ، كىونكه هر ىتيم فقير اورمسكىن نهى هوتآ -

والله اعلم .